روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 90 | ہفتہ | ذوالحجہ 1416ھ 20 شہادت 1375ہش 20 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خادم دین شہرت و نام و نمود کا خواہش مند نہیں ہوتا

اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہش مند ہے لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے۔ جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔ اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ لیکن جب ریاء کا موقعہ ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اسی مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔

جو لوگ اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے وہ ان باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ انہیں اس بات کی غرض ہی نہیں ہوتی کہ ان کے دیئے ہوئے مال کا ذکر بھی کرے۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ یعنی آخرت کی کھیتی ہے۔ جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ۔ جو شخص روحانی مال و دولت اور جائیداد یہاں جمع کرے گا۔ وہ خوشحال ہو گا' ورنہ یہاں سے خالی ہاتھ جانا ہو گا اور بڑے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس وقت نہ مال کام آئے گا نہ اولاد اور نہ دوسرے عزیز جن کے لئے دین کے پہلو کو چھوڑا تھا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 666)

اللہ کی محبت کی خاطر خرچ کرنے والے کیلئے کائنات مسخر کر دی جاتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پھر آنحضرت ﷺ ایک اور بہت ہی لطیف مثال دیتے ہیں کہ کس طرح نیتوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اموال میں ایسی برکت دیتا ہے کہ بعض دفعہ عام قانون قدرت سے ہٹ کر ایسے لوگوں کے اموال میں برکت کے سامان کئے جاتے ہیں اور ان کی نشوونما کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور یہ حدیث مسلم کتاب الزہد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا بادل گھرے ہوئے تھے۔ یعنی ایسے جنگل میں تھا جہاں خشکی تھی اور گھاس کی پتیاں بھی نہیں اگتی تھیں لیکن بادل بہت گھر کر آئے ہوئے تھے۔ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ اے بادل تو فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ اور وہ بادل اس جگہ کو چھوڑ کر ایک اور سمت چل پڑا۔ اب اس شخص کے دل میں تعجب پیدا ہوا کہ میں دیکھوں تو سہی یہ کیا بات ہے۔ وہ اس بادل کی پیروی میں جہاں جہاں وہ

باقی صفحہ 7 پر

کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حسنِ کارکردگی مجالس

انصار اللہ پاکستان

○ سال 1995ء/1374ھ میں زعماء اعلیٰ و زعماء مقامی مجالس انصار اللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے "علم انعامی" کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی حسب ذیل فہرست حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے حضرت صاحب نے منظور فرمایا ہے اور فرمایا "بارک اللہ لھم" اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین۔

ا۔ مجلس انصار اللہ ربوہ اول اور علم انعامی کی حقدار
مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد۔ دوم
مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد۔ سوم
مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی۔ چہارم
مجلس انصار اللہ اسلام آباد جنوبی۔ پنجم
مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی۔ ششم
مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی۔ ہفتم
مجلس انصار اللہ دار النور فیصل آباد۔ ہشتم
مجلس انصار اللہ دہلی گیٹ لاہور۔ نہم
مجلس انصار اللہ ڈرگ روڈ کراچی۔ دہم

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

○ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی والدہ صاحبہ محترمہ نور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب امیر حلقہ نڑوالہ بنگلہ فیصل آباد مورخہ 17-اپریل 1996ء کو بعمر 70 سال چک نمبر ج۔ب/33 میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بیت مبارک میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

20- شہادت 1375 ہش 20 - اپریل 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں ان کو دو جنت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے۔ اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقع ٹھہر جاتی ہے۔

○ یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہو گا اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہو گا۔ ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔

○ جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

○ خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے۔ امیری ایک زہر کھانا ہے جس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علی خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے۔

○ تمہیں چاہئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو کہ دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔

○ میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو۔ اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔

○ انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہیں سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے۔ اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ یہاں سانپ ہے وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ لیکن ہزاروں تجارب موت فوت کے اس کے سامنے ہیں اور پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتا ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لئے کافی تھا۔

○ سابق بالخیرات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں۔ اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آجاتی ہے اور وہ مطمئنہ حالت میں ہوتے ہیں۔

○ خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دین دار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اس قدر کوشش اس امر میں کرو۔ اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔

سہل انگاری کام نہ آئی کام کیا' کام آیا
دن کو بھاگم بھاگ رہی راتوں کو تیل جلایا
سب سے کہتر سب سے کمتر اپنی ذات وجود
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے میرا روپ سوایا

ابوالاقبال

○

ہوا تو تھک تھکا کر تھم گئی ہے
دیئے کی روشنی اب بھی وہی ہے

ہیں خوں آلود جن کی آستینیں
انہیں سے منصفوں کی دوستی ہے

تدّبر تو ہے اک منزل انا کی
جنوں کی موت ذوقِ آگہی ہے

غم و اندوہ میں دب کر نہ رہ جا
مسرّت سے پرے بھی زندگی ہے

جسے تھا ننگئ صحرا کا شکوہ
وہی خوشبو چمن میں بس گئی ہے

مری کوتاہیاں پہچان میری
ترے ہاں مغفرت کوٹھوں چڑھی ہے

پھلا پھولا ہوں ان کی بددعا سے
دعا میری بھی ان کو جا لگی ہے

نظر آئے نہ جو بارش کسی کو
اُسی سے روح کی کھیتی ہری ہے

منڈیروں پر دیئے کب تک جلیں گے
کہ چاروں اور آندھی سی چڑھی ہے

سناتا ہے نہ سنتا ہے نسیم اب
یہ ہے مجذوب یا شائد ولی ہے

نسیم سیفی

1-12-1987

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت (عبادات) کے پابند ہوں۔ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصیؔ اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔....... عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔...... جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیز گاری اور حلم اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بد بختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم (عبادات) اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اسے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

سادہ زندگی سے اصل غرض

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

تحریک جدید سے میری غرض جماعت میں صرف سادہ زندگی کی عادت پیدا کرنا نہیں بلکہ میری غرض انہیں قربانیوں کے تنور کے پاس کھڑا کرنا ہے۔ تاکہ جب ان کی آنکھوں کے سامنے بعض لوگ اس آگ میں کود جائیں تو ان کے دلوں میں بھی آگ میں کودنے کے لئے جوش پیدا ہو۔ اور وہ بھی اس جوش سے کام لے کر آگ میں کود جائیں اور اپنی جانوں کو دین حق کے لئے قربان کر دیں۔ اگر ہم اپنی جماعت کے لوگوں کو اس بات کی اجازت دے دیتے کہ وہ باغوں میں آرام سے بیٹھے رہیں تو وہ گرمی میں کام کرنے پر آمادہ نہ ہو سکتے۔ اور بزدلوں کی طرح پیچھے ہٹ کر بیٹھ جاتے۔ مگر اب جماعت کے تمام افراد کو قربانیوں کے تنور کے قریب کھڑا کر دیا گیا ہے۔ تاکہ جب ان سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے۔ تو وہ اپنی جان کو قربان کرتے ہوئے آگ میں کود جائیں۔ چنانچہ جب قربانی کا وقت آئے گا۔ اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مولوی کب

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

محترم مولوی روشن دین صاحب

دو بزرگوں کا ذکر

محترم مولوی روشن دین صاحب نے مسقط میں اپنے قیام کے دوران الفضل یکم جنوری 1960ء میں دو بزرگان سلسلہ کا ذکر کیا۔ آپ نے لکھا:۔

رفقائے سلسلہ عالیہ احمدیہ یکے بعد دیگرے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ ان کی نیکیاں ہمیشہ اجاگر ہوتی رہیں گی۔ آنے والی نسلیں ان کی پیروی اور اقتداء کو اپنے لئے باعث فخر یقین کرتی رہیں گی۔ میں اس وقت دو بزرگوں کا ذکر خیر کرتا ہوں کیونکہ مجھے بھی بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور ان دونوں سے میں فیضیاب ہوا ہوں۔ پہلے مکرم شیخ محمد نصیب صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

تقسیم پنجاب کے بعد میرا عارضی قیام ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں تھا۔ قبل ازیں شیخ صاحب بمع اہل و عیال وہاں رہائش اختیار کر چکے تھے۔ (عبادت) انہی کی بیٹھک میں عام طور پر کی جاتی تھی اور حضرت شیخ صاحب ہی امام ہوا کرتے تھے۔ (عبادت) پوری پابندی سے ہوتی میں نے حضرت شیخ صاحب کو عبادت کے وقت اس حالت میں پایا کہ گویا کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ان سے باتیں کر رہے ہیں۔ کلام الٰہی کی تلاوت ہمیشہ باقاعدگی سے کیا کرتے۔ اور باوجود بڑھاپے کے کلام الٰہی کو ازبر کرنے کا شوق جاری تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت کا ازحد خیال رکھتے جس کا ذکر کئی دفعہ مجھ سے کرتے۔ دعوت الی اللہ کا ازحد شوق تھا۔ غالباً 48ء کا واقعہ ہے میں لاہور سے خانقاہ ڈوگراں قیام کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کے بعد مجھے مسقط آنا تھا۔ ان دنوں لوگ سکول کے احاطے میں ریڈیو سے خبریں سننے کے لئے اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک مضمون قائداعظم محمد علی جناح (وفات یافتہ) کے متعلق اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ اس مضمون کو پڑھ کر حضرت شیخ صاحب مجھے فرمانے لگے۔ مولوی صاحب آج رات سکول کے احاطے میں لوگوں کو یہ مضمون سنانا چاہئے۔ میں نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ ہم دونوں موقعہ پر وہاں پہنچے۔ اور خبریں سنیں ازاں بعد صاحب موصوف نے مضمون پڑھنا شروع کیا تو پبلک نے آہستہ آہستہ وہاں سے کھسکنا شروع کیا اور بعض غیراز جماعت دوستوں نے آوازے بھی کسے۔ مگر حضرت شیخ صاحب نے نہایت سنجیدگی اور وقار سے مضمون کو پڑھا۔ جب مضمون ختم ہوا تو دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے مگر شیخ صاحب مضمون کو ختم کئے بغیر نہ رکے۔

اسی طرح ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خانقاہ ڈوگراں میں شیخ صاحب کی دکان پر ایک غیراز جماعت دوست نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر چند اعتراضات کئے۔ تو مجھے فوراً انہوں نے گھر سے بلایا کہ ان صاحب کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ چنانچہ آدھ گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی۔

حضرت شیخ صاحب کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ محبت تھی جس کا ذکر اپنی مجالس میں کیا کرتے تھے۔ میں جب بیرون پاکستان میں دعوت الی اللہ کے لئے خانقاہ ڈوگراں سے روانہ ہوا تو مجھے کچھ نقدی دی اور فرمانے لگے یہ رقم تحفتاً دی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ مجھے روانہ کیا میرے منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد میرے بچے کا خیال رکھتے۔

دوسرے ملک حسن محمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا ازحد شوق تھا۔ بعض دفعہ ان میں عاشقانہ رنگ بھی پیدا ہو جاتا تھا۔ جن دنوں خاکسار کیریاں احمدیہ دعوت الی اللہ کے مرکز میں بطور مربی کام کر رہا تھا تو کئی دفعہ حضرت ملک صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ایک ایک مہینہ وقف کر کے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے لئے وہاں آئے۔ میں نے ان کو ہمیشہ ہی ہنس مکھ پایا اور اپنے کام کو اپنے ہاتھ سے سرانجام دینے میں بہت آرام اور راحت محسوس کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ ایک دفعہ خاکسار بعارضہ ملیریا بخار بیمار تھا۔ تو حضرت ملک صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) قادیان سے ایک ماہ وقف کر کے احمدیہ مقامی مرکز میں فریضہ دعوت الی اللہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ آتے ہی فرمانے لگے آپ کو ملیریا بخار ہے۔ گھبرائیں نہ۔ خداوند تعالیٰ بخار کو دور فرمائے گا۔ اور تمام سہولیت کے سامان مہیا فرمائے گا۔ ایک دو دن خود کھانا تیار کر کے مجھے دیتے رہے اور دوسری خدمات بھی بشرح صدر بجالاتے رہے۔ چنانچہ چند دنوں میں مجھے آرام

باقی صفحہ 7 پر

ضروری ہے کہ ایسے بچوں (یعنی واقفین نو) کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد رفیق - لندن

وہم کی دلچسپ روداد

مکرم و محترم سیفی صاحب

مجھے ربوہ صرف چند گھنٹے قیام کرنے کا موقع ملا- جس میں دو گھنٹے جمعہ میں اور ایک گھنٹہ ایک جنازہ کے سلسلہ میں بہشتی مقبرہ میں جانے میں صرف ہوئے- اس دوران آپ سے اگرچہ صرف چند منٹ کی ملاقات ہو سکی- لیکن آپ سے ملنے کا لطف میں اب تک محسوس کر رہا ہوں- مجھے افسوس ہے کہ باوجود شدید خواہش کے اپنے بزرگوں یعنی حضرت میاں مبارک احمد صاحب- مکرم و محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب- حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور مکرم و محترم عبدالرحمان شاکر صاحب سے بھی ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکا- میرا یہ سفر جو پانچ ہفتوں کا تھا- لندن سے شروع ہو کر قادیان کی زیارت پر ختم ہوا- قادیان میں ایک ڈاکٹر صاحب نے میری نبض دیکھ کر مجھے بتایا کہ تمہارے دل کی دھڑکنیں نارمل نہیں ہیں- میں پوری طرح تندرست محسوس کر رہا تھا- دل کے عارضہ کی کوئی علامت نہیں تھی- یہ محترم ڈاکٹر صاحب مجھے ہسپتال لے گئے- ای سی جی لیا- اور بتایا کہ ای سی جی میں بھی دل بے قاعدہ دھڑکنیں بتا رہا ہے- انہوں نے کچھ گولیاں دیں اور دن میں چار مرتبہ استعمال کرنے کا حکم دیا-

ڈاکٹر صاحب تو بیماری بتا کر چلے گئے- لیکن میرے دل میں "وہم" بٹھا گئے اور یہ ظالم جب ایک دفعہ اپنی جگہ بنا لیتا ہے پھر پھیلتا ہی چلا جاتا ہے- اب مجھے اس وقت تک کوئی علامات نہ تھیں نہ میرا سانس پھول رہا تھا- نہ مجھے سینہ میں درد کی شکایت تھی- نہ اور کوئی تکلیف تھی لیکن "وہم" اب مضبوط قلعہ میں بیٹھ کر مجھ پر حملہ ور ہو رہا تھا- رات کو لیٹا تو نیند کوسوں دور تھی رہ رہ کر خیال آ رہا تھا کہ اگرچہ قادیان ایک پیاری بستی ہے لوگ بڑی محبت کرنے والے ہیں- ذرا سی تکلیف پر میری مدد کے لئے دل و جان سے آ جائیں گے- لیکن پھر بھی پردیس ہے- بچے سات سمندر پار ہیں- ان کا جلد پہنچنا آسان نہ ہو گا- خیر خیالات کا یہ تند و تیز ریلا مجھے موت کے کنارے تک لے گیا- اور میں نے اپنے ذہن میں آخری وصیت کا خاکہ مکمل کر لیا- پھر اس خیال نے بے چین کیا- کہ اگرچہ میں موصی ہوں- قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی کسے خواہش نہ ہو گی- لیکن کیا مجھے اس میں دفن ہونے کی اجازت بھی مل سکے گی- ماضی کے ماہ و سال نظروں کے سامنے پردہ فلم پر دکھائی جانے والی فلم کی طرح گزرنے لگے- نامہ اعمال سیاہ گناہ کے دھبوں سے اٹا پڑا تھا- اور یوں لگتا تھا کہ اس میں سفیدی نام کی کوئی چیز نہیں- بھلا اس نامہ اعمال کے ساتھ مجھے کون بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے دے گا- پھر اس خیال سے ہول آنے لگا کہ قادیان کے بہشتی مقبرہ کے اس قدر قریب ہو کر بھی مجھے اس میں جگہ نہ مل سکے گی- اور میری میت کو اٹھا کر نہ معلوم کہاں سپرد خاک کر دیا جائے گا- جہاں کوئی بہر فاتحہ کیا لینے آئے گا- اور میری قبر کی وہی حالت ہو گی کہ

بر مزار ما غریباں نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

خیرات تو جوں توں کر کے کٹ گئی- آخر شب کی عبادت کے لئے اٹھا بیت مبارک کی سیڑھیاں بڑے احتیاط سے چڑھیں کہ مبادا سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے رات کا وقت تھا- بیت میں کوئی روشنی بھی نہ تھی کہ لوگ ابھی سحری میں مشغول تھے- ٹارچ کی روشنی میں "بیت الدعا" میں داخل ہوا- روح آستانہ الٰہی پر بہہ نکلی- یوں لگا کسی اور جہاں میں جا پہنچا ہوں جہاں سکون ہی سکون ہے- نہ غم دوراں ہے نہ کوئی اور غم- دیر تک اس میں دعائیں کرتا رہا- اور ڈیڑھ گھنٹہ یوں لگا جیسے چند منٹ ہی گزرے ہیں- دل سے بوجھ اتر گیا- فجر کا وقت ہوا- بیت میں فجر کا لطف عام دنوں سے زیادہ آیا- دل سے خوف جا چکا تھا- بعد دوپہر قادیان سے لاہور واپسی تھی- ڈاکٹر صاحب نے مشورہ دیا کہ اگر خدانخواستہ راستہ میں کچھ ہو گیا تو امرتسر کے ہسپتال کا رخ کرنا- ٹیکسی ڈرائیور کو ہدایات دی گئیں- کہ خطرہ کی صورت میں امرتسر کا رخ کرنا- خیر بارڈر پار کیا تو جورو کے بھائی مجھے لینے کے لئے آئے ہوئے تھے- انہوں نے میرے چہرہ پر نقاہت جو دیکھی تو گھبرا کر پوچھا- بھائی جان! کیا بات ہے- میں نے عارضہ قلب کی تفصیل بتائی اور ان سے درخواست کی کہ لاہور پہنچ کر مجھے کسی ماہر قلب کے پاس لے جائے- خرچ کی پرواہ نہ کریں- اچھے سے اچھا ڈاکٹر ہونا چاہئے- خیر شام کو ایک ماہر امراض قلب کے پاس پہنچے- ڈاکٹر صاحب نے لٹا کر اور بٹھا کر دوربین لگا کر اور سوالات پوچھ کر تفصیلی معائنہ کیا اور مجھے کپڑے پہن کر اپنے کمرہ میں آنے کو کہا- میں دھڑکتے دل کے ساتھ ان کے کمرہ میں گیا- اور ایسے ان کے سامنے بیٹھا جیسے کوئی مجرم طویل مقدمہ کے بعد جج صاحب کے فیصلہ کے انتظار میں دھڑکتے دل کے ساتھ بیٹھا ہو- ڈاکٹر صاحب کچھ لکھ رہے تھے میں نے خیال کیا- مجھے موت کا پروانہ عطا کرنے والے ہیں تھوڑی دیر بعد اور یہ "تھوڑی دیر" مجھ پر قیامت بن کر گزری ڈاکٹر صاحب نے سر اٹھایا اور فرمایا- جو دوائیاں کھا رہے ہو- اسے

باقی صفحہ 6 پر

تعارف کتب

مرکزِ احمدیت - قادیان

مولانا عبدالباسط شاہد

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت ایک بہت مفید و معلوماتی کتاب تالیف کی ہے- اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے- پہلے حصہ میں قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اجداد کے زمانہ میں قادیان کو بہت عروج حاصل تھا- اس زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ "قادیان میں قریب ایک ہزار کے سوار و پیادہ ان کی فوج تھی اور تین توپیں بھی تھیں اور تین چار سو آدمی عمدہ عمدہ عقل مند اور علماء میں سے ان کے مصاحب تھے اور پانچ سو کے قریب قرآن شریف کے حافظ وظیفہ خوار تھے جو اس قادیان میں رہا کرتے تھے اور تمام مسلمانوں کو سخت تاکید سے صوم و صلوٰۃ کی پابندی.... اور منکرات شرعی کو اپنی حدود میں رائج نہیں ہونے دیتے تھے" اس کے بعد سکھوں کے دور حکومت میں یہ ساری شان و شوکت جاتی رہی- قادیان کی آبادی بھی گھٹتے گھٹتے بہت کم رہ گئی- اس زمانہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے ایک قدیم رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق و سعادت بخشی تھی کہ قادیان کی ابتدائی حالت بھی دیکھی اور پھر عروج و ترقی کا زمانہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا بیان کرتے ہیں-

...... فیوض و برکات روحانیہ کے علاوہ ظاہری لحاظ سے بھی پہلے ایک تباہ حال گاؤں سے آباد گاؤں پھر قصبہ اب شہر کی حد تک پہنچ چکی ہے- رقبہ زیر آبادی کی وسعت کے لحاظ سے تیس چالیس گنا اور مکانات کی خوبی اور قیمت کے حساب سے سینکڑوں بلکہ ہزار گنا ترقی پا کر اب اتنی آباد اور ایسی گنجان ہو گئی ہے کہ پرانی بستی میں چپہ بھر زمین باقی نہیں رہی- فصیل اور کھائیاں آباد ہو کر زرعی اراضیات میں دور دور تک آبادی ہی آبادی اس طرح پھیل گئی ہے جیسے قدسیوں کی کوئی چھاؤنی ہو..... اصل آبادی کے علاوہ کم و بیش سات سو ایکڑ رقبہ میں مکانات باغات اور کوٹھیاں پھیل گئی ہیں .... دارالرحمت- دارالعلوم - دارالشکر- دارالفضل - دارالسعۃ- دارالبرکات- دارالفتوح- دارالصحت- باب الانوار- دارالانوار- دارالیسر.... محلہ جات جدا جدا انتظام کے ماتحت آبادی کے لئے کھل چکے ہیں ..... اراضی کی حیثیت و قیمت میں موقعہ محل کے لحاظ سے بیس پچیس گنا سے لے کر سو گنا تک اضافہ ہو چکا ہے اور آس پاس کے دیہات جو کبھی دور معلوم ہوا کرتے تھے اب قادیان کے محلے بنتے جا رہے ہیں- ص 175

کتاب کے دوسرے حصہ میں قادیان کی ترقی کے بعد تقسیم ملک کے نتیجہ میں جو بربادی ہوئی اس کا کسی قدر تذکرہ کرنے کے بعد زمانہ درویشی کی ترقیات کا ذکر کیا گیا ہے- اس دور میں قادیان کی پرانی آبادی کی اکثر کچی عمارات پختہ ہو گئیں- احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پرائمری اور ہائی سکول کھل گئے- مدرسہ احمدیہ کی پختہ عمارت تیار ہوئی- لنگر خانہ کی عمارت میں توسیع ہوئی- نئے سرے سے پریس جاری ہوا- اخبار رسائل نکلنے لگے اور ظاہری لحاظ سے بھی قادیان پھر شاہراہ ترقی پر نظر آنے لگا-

کتاب کے تیسرے حصہ میں موجودہ دور امامت کی ترقیات کا ذکر ہے- خاص طور پر ہمارے پیارے امام الرابع کی قادیان آمد اور اس کے نتیجہ میں ہر طرف پھیلی ہوئی رونق و برکت اور خوشی و تشکر کا بیان ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ زندہ قوم کا زندہ مرکز علمی و روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے آج بھی پہلے کی طرح دارالامان ہے-

اس کتاب میں بعض زائرین کے تاثرات بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً سنت مسا سنگھ کانگرس سوشل ورکر کو قادیان جانے کا موقع ہوا وہ لکھتے ہیں-

"میں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں جو کچھ سنا تھا کہ اس کے بانی مرزا صاحب خدا کا رستہ بتانے والے اور خدا کے پیارے ہیں اور ان سے خدا نے وعدے کئے ہیں- سب ٹھیک ہے- جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو انسانوں کی سیوا کرنے والی اور انسانوں میں باہمی ملاپ کرنے والی ہے- یہ ایک فقیرانہ جماعت ہے جو خدا پر سچا بھروسہ اور یقین رکھتی ہے-"

محترم چونی لال ملہوترہ ایڈووکیٹ زیارت قادیان کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں-

"آج خوش نصیبی سے ہمیں احمدیہ جماعت کے پوتر مرکز قادیان اور اس کے مقدس مقامات کے درشن کا موقع ملا حقیقتاً عوام الناس کو خدائے قادر مطلق کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہئے .... خدا ان کو ہر طرح کی قوت اور برکت دے تا وہ اتحاد اور اتفاق کو قائم کر سکیں"

سردار پیارا سنگھ سکھ مشنری امرتسر نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے تحریر کیا-

مجھے قصبہ قادیان کو ایک مشنری سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے دیکھنے کا بہت شوق تھا- خوش قسمتی سے ایک پستک کام کی وجہ سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہ گیر

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

قائداعظم کی بذلہ سنجی

وہ لوگ جو بانی پاکستان قائداعظم کے کسی بھی رنگ میں قریب رہے ہیں۔ اور انہوں نے مسلمانان برصغیر کے اس قائد کو صرف کانگرس اور انگریز سے سیاسی جنگوں کی تفاصیل میں سے ہی نہیں دیکھا۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ
قائداعظم میں سختی صرف اصولوں کی تھی۔
ضد اپنے جائز موقف کو منوانے کی تھی اور
تنک مزاجی مسلمانوں کے حقوق تلف و غصب کرنے والوں کی بدنیتی کے باعث ہوتی تھی۔
ورنہ۔ یہ عظیم قائد اپنی روزہ مرہ کی زندگی میں بڑے ہی متبسم خوشگوار موڈ کا مالک تھا۔ حاضر دماغی، بذلہ سنجی اور بات سے بات نکالنا جس کی طبیعت کا خاصہ تھا۔

آیئے آج اپنے اس "عظیم قائد" کی زندگی کے اسی دلربا پہلو کی کچھ جھلکیاں آپ کو دکھلائیں۔

امام ضامن جس دن قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے اپنے عہدہ جلیلہ کا حلف اٹھایا۔ سندھ کے گورنر سر غلام حسین ہدایت اللہ نے آپ کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا۔ جب قائداعظم سر غلام حسین ہدایت اللہ کی فرودگاہ پر پہنچے۔ تو ان کی بیگم نے آپ کے بازو پر "امام ضامن" باندھا۔ آپ نے بیگم صاحبہ سے پوچھا "اس کا فائدہ؟" بتایا گیا کہ یہ آپ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔ آپ یہ سنتے ہی مسکرائے اور روزنامہ "ڈان" کے ایڈیٹر الطاف حسین کی طرف پلٹ کر گویا ہوئے۔ "سن رہے ہیں نا آپ بھی۔ اب میں آپ کا بخوبی مقابلہ کر سکتا ہوں۔"

مطالبہ پاکستان ایک دفعہ آپ ایک پریس کانفرنس میں مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی وضاحت فرما رہے تھے کہ ایک صحافی نے سوال کیا۔ مسٹر جناح! آپ اب ہندوستان سے ایک "علیحدہ ملک" (پاکستان) کا مطالبہ کر رہے ہیں جبکہ کل آپ "متحدہ ہندوستان" کے حق میں تھے۔
آپ نے برجستہ جواب دیا۔
ہاں! میں کبھی پرائمری کلاس کا طالب علم بھی تھا!

سفید بالوں کی عزت ایک دفعہ ایک حلیم الطبع جج نے (قائداعظم جس کا بہت احترام کرتے تھے) اپنے ہم عصر ججوں کی نجی محفل میں بر سبیل تذکرہ یہ کہہ دیا کہ
قائداعظم جو کسی سے نہیں دبتے وہ اگر میرا احترام کرتے ہیں تو اس کی وجہ صرف میرے سفید بال ہی ہو سکتے ہیں۔"
یہی فقرہ ایک اور جج نے (جسے آپ چنداں خاطر میں نہ لاتے تھے قائداعظم کے ساتھ دہرایا تو آپ نے فرمایا
"نہیں میں اس وقت تک سفید بالوں کی بھی عزت نہیں کرتا جب تک ان کے پیچھے فراست اور دانش مندی کی چاندنی نہ ہو۔"

ترکی بہ ترکی ایک دفعہ قائداعظم ایک جج ڈنشا کی عدالت میں پیش ہوئے اور چند منٹ کی تاخیر سے عدالت میں پہنچے آپ کے ہمراہ جج ڈنشا کا قانون دان بیٹا بھی بطور رفیق کار تھا۔ جج ڈنشا نے بالواسطہ انداز میں وکلاء کے فرائض پر ایک بیان دینا شروع کر دیا۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ مسٹر جناح نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔
"براہ کرم اپنے لیکچر کو اپنے صاحبزادے ہی تک محدود رکھئے۔ کیونکہ تاخیر کا ذمہ دار وہی ہے"۔

ایک اور اسی طرح ایک اور مقدمہ میں بحث کر رہے تھے کہ جج نے آپ کو ٹوکتے ہوئے کہا۔ اونچے بولئے آپ نے فوراً جواب دیا۔ مائی لارڈ۔ میں "وکیل ہوں" "ایکٹر نہیں ہوں" اس پر جج نے ذرا الجاجت سے کہا۔ آپ تھوڑا سا اپنی آواز کو بلند کر لیجئے تاکہ مجھے سنائی دے سکے۔ آپ نے کہا "میرا خیال ہے اگر آپ اپنے میز سے عین سامنے پڑے ہوئے کتابوں کے اس ڈھیر کو ہٹا دیں۔ تو میری آواز آپ کو بخوبی سنائی دینے لگے گی۔

اشک شوئی جن دنوں قائد محمد علی جناح امپریل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر تھے۔ آپ نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا "یہ بجٹ محض "اشک شوئی" (آئی واش) ہے۔
اس پر انگریز وزیر خزانہ کھڑا ہوا اور اس نے مسٹر جناح کی طرف منہ کر کے جواب دیا۔ دکھتی آنکھوں کے لئے "اشک شوئی" بھی اچھی چیز ہے" آپ نے برجستہ جواب دیا۔ مگر ان کا کیا بنے گا۔ جن کی آنکھیں ہی نہیں ہیں۔

کسی نام سے ایک دفعہ مسٹر گاندھی نے آپ کے نام ایک خط میں آپ سے دریافت کیا کہ میں دیر تک یہ سوچتا رہا ہوں کہ آپ کو کس "لقب" سے یاد کروں" آپ نے جواباً تحریر فرمایا۔
"میرے لئے تو آپ کا تردد ناقابل فہم ہے
گلاب کے پھول کو خواہ کسی نام سے پکارا جائے
اس کی دل آویز خوشبو میں کوئی فرق نہیں آتا۔"

پیشہ ورانہ تکریم ایک دفعہ مسٹر گاندھی سے متعلق اخبارات میں اس خبر کا بہت چرچا ہوا کہ گاندھی شیو گاؤں کی کٹیا میں پرارتھنا میں مصروف تھے کہ ایک "سانپ" کٹیا کے اندر آ گیا۔ مگر گاندھی بدستور اپنی پرارتھنا میں محو رہے۔ سانپ نے گاندھی جی کے گرد ایک چکر لگایا۔ اور پھر جس طرف سے آیا تھا چپکے سے اسی طرف کو نکل گیا۔ چند صحافی اسی شام کو آپ سے ملے تو انہوں نے پوچھا۔ کیا آپ نے یہ خبر پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں پڑھی ہے" انہوں نے کہا "کیا ایسا ہو سکتا ہے"؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہو سکتا۔" انہوں نے کہا تو آپ کے نزدیک سانپ کے اس طرز عمل کی کیا توجیہہ ہو سکتی ہے؟
جواب پیشہ ورانہ تکریم و تعظیم!!

زیادہ فیس کیوں ایک دفعہ بمبئی کے ایک بہت دولت مند مگر بے حد خسیس سیٹھ نے آپ سے اپنے مقدمہ کی پیروی کرنے کی درخواست کی آپ نے کہا بہتر "مگر میری فیس اس قدر ہو گی" فیس سن کر وہ تڑپ اٹھا اور کہنے لگا "باپ رے باپ" اتنی فیس نہیں بھئی میں تو اس سے کم ہی فیس دوں گا" آپ نے فوراً اس مقدمے کے کاغذات واپس کرتے ہوئے کہا:۔
"کیا تم نے کبھی "تھرڈ کلاس" کے ٹکٹ پر فرسٹ کلاس" میں سفر کیا ہے؟

ایک اور اسی طرح کا ایک اور واقعہ ایک مہاراجہ سے متعلق ہے۔ مہاراجہ کو ایک "کمزور کیس" میں وکیل کرنا چاہا۔ اور فیس بھی کم پیش کی۔ آپ فوراً یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں "وکیل" ہوں۔ ٹاؤٹ نہیں"

مگر اتنا پسند نہیں ایک دفعہ ایک سیاسی جلسہ کے اختتام پر سیاسی رہنماؤں کی گروپ تصویریں اتاری جانے لگیں۔ گاندھی جی ہر تصویر میں کھڑے ہوتے رہے جب کہ مسٹر جناح دو ایک تصویریں اترنے کے بعد علیحدہ ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ گاندھی جی نے آپ سے پوچھا "کیا آپ کو یہ پسند نہیں ہے"؟ آپ نے فوراً کہا پسند تو ہے مگر اتنا پسند نہیں جتنا آپ کو ہے۔

ذاتی رائے ایک دفعہ آپ ایک جج علی اکبر خان کی عدالت میں بحث فرما رہے تھے۔ اور جج شاید ذاتی دلچسپی کے باعث آپ کو بار بار ٹوک کر آپ کی توجہ کسی دوسری طرف مبذول کرانا چاہتا تھا کہ ایک مرحلہ پر جج کے منہ سے نکلا۔
"میری ذاتی رائے یہ ہے"
تو مسٹر جناح نے فوراً جواب دیا۔
مائی لارڈ میں "یور لارڈ شپ" کی ذاتی رائے کو پیتل کے ان دو بٹنوں کے برابر بھی وقعت نہیں دیتا۔

احتیاط قائداعظم اپنے دل کی بات شاذ ہی کسی سے کرتے تھے۔ البتہ محترمہ فاطمہ جناح کو اس معاملہ میں استثنائی حیثیت حاصل تھی۔ مگر وہ بھی اس احتیاط کے ساتھ کہ آپ ان سے ایسی راز کی بات کہہ دیتے تو ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بھی فرما دیتے عورتیں راز رکھنے میں ذرا کمزور ہی واقع ہوئی ہیں۔ دیکھیں تم یہ راز کس طرح رکھتی ہو"

ایک اور ایک دفعہ آپ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے آپ واپس گھر تشریف لائے جس میں عورتوں کی نمائندہ کے طور پر "بیگم مولانا محمد علی" شامل ہوئی تھیں کہ محترمہ فاطمہ جناح نے پوچھا۔ آج ورکنگ کمیٹی میں کیا ہوا!؟ آپ نے کہا میں کیوں بتاؤں اپنی نمائندہ سے پوچھو!
کہنے لگیں۔ وہ تو ٹال مٹول سے کام لے رہی ہیں۔ بتاتی و تاتی تو کچھ نہیں" آپ نے فرمایا
"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے ورنہ عورتوں کو تو خاموش رکھنا بڑا مشکل امر ہے۔"

چند مسخرے اور غدار سرت چندر بوس نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا۔ "یہ کہنا غلط ہے کہ "صد فی صد مسلمان" ان کے ساتھ ہیں کیونکہ مسلمانوں کی "ایک بڑی تعداد" کھلم کھلا کانگرس کے ساتھ ہے۔ اس پر اگلے ہی دن "سابو صدیق انسٹی ٹیوٹ" میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا سرت چندر بوس نے جھوٹ بولا ہے۔ میں نے صد فی صد مسلمانوں کی رفاقت کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بہت بھاری اکثریت میرے ساتھ ہے۔ اور میں یہ کہہ بھی کیسے سکتا ہوں جبکہ مجھے خوب معلوم ہے کچھ مسخرے اور غدار ان کے ساتھ بھی ہیں"۔

صرف ایک جناح۔ مسلم لیگ کے پاس اگر ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام آزاد ہوتے لیکن کانگرس کے پاس ایک محمد علی جناح ہوتا تو ہندوستان کی تقسیم کبھی عمل میں نہ آتی۔"
(وجے لکشمی پنڈت)

(ہفت روزہ لاہور 23 دسمبر 1995ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو اس سے بحث کر) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسی ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے۔ اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے ہی میں نہیں آتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30574 میں امتہ الباسط زوجہ محمد احمد شاد قوم شکرانی بلوچ پیشہ ذاتی کلینک عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے (2) مکان واقع اوچ شریف کا 1/2 حصہ مالیتی دو لاکھ روپے (3) زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی ساڑھے سترہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2980 روپے ماہوار بصورت پنشن اور کلینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط محلہ جگ پورہ اوچ شریف P.O خاص ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد احمد شاد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 عبدالحمید اوچ شریف ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر 30575 میں امتہ الباری زوجہ ناصر احمد صاحب قوم شکرانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ جگ پورہ پرانا کارخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر ساٹھ ہزار روپے جو بصورت پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع اوچ شریف مالیتی چالیس ہزار روپے اور زیور طلائی وزنی چار تولہ مالیتی بیس ہزار روپے کل ساٹھ ہزار روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی از طرف والدین چھ تولہ مالیتی تیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی نوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2920 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباری محلہ جگ پورہ پرانا کارخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد احمد شاد محلہ جگ پورہ پرانا کارخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 عبدالحمید پشاوری اوچ شریف ضلع بہاولپور۔

ہماری تاریخ

The TRUTH

THE FIRST ... NEWSPAPER IN NIGERIA

26- اکتوبر 1962ء کو نائیجیریا میں ایک انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر منعقد کیا گیا۔ یہ ٹریڈ فیئر نومبر کے وسط تک جاری رہا اور دنیا کے مختلف ملکوں کے نمائندوں نے اس ٹریڈ فیئر کو دیکھا اور اپنی اپنی مصنوعات یہاں لا کر لوگوں کو دکھائیں اس ٹریڈ فیئر کے ختم ہونے پر مغربی نائیجیریا کے ایڈ منسٹریٹر ہز ایکسیلینسی سینیٹر آنریبل ڈاکٹر ایم۔اے۔ماجے کوڈومی نے لیگوس میں جو اس وقت نائیجیر کا دارالحکومت تھا کہا کہ اس نیشنل ٹریڈ فیئر نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ نائیجیریا کے لوگ متحد ہیں اور اس کے علاوہ نائیجیریا کی خارجی پالیسی' جو کہ سب کے ساتھ بہتر تعلق رکھنے کی بنیاد پر ہے' بھی دنیا کے مختلف ممالک کی طرف سے سراہی گئی ہے۔ تمام دوست ممالک اس ٹریڈ فیئر میں حصہ لینے کے لئے تشریف لائے۔

اس موقعہ پر احمدیہ جماعت نے ایک دو ورقہ پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان تھا Another Trade ایک اور قسم کی تجارت۔ اور اس میں اختصار کے ساتھ اس ٹریڈ فیئر پر آنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ یہ تجارت تو ہے ہی۔ اس کے علاوہ ایک اور تجارت بھی ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ توجہ دلاتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تعارف کروایا گیا تھا۔ یہ دو ورقہ ایک خط کی صورت میں تھا اور وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا۔ اس میں احمدیہ جماعت کے نائیجیریا کے مقامی مشن کا پتہ بھی دیا گیا تھا جہاں سے مذہب کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور مربی انچارج سے ملاقات کر کے بھی مزید واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس دو ورقہ کی تقسیم ایسے رنگ میں کی گئی کہ ٹریڈ فیئر دیکھنے والوں کو وہاں جانے سے پہلے یہ دو ورقہ مل جائے۔ شائد اس کی کوئی کاپی تو اب نہیں مل سکے گی لیکن وسیع پیمانے پر تقسیم نے خاصا فائدہ پہنچایا۔ مختلف ممالک کے لوگوں تک نہ صرف احمدیت کا پیغام پہنچا بلکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے کے لئے جو بات کہی گئی تھی وہ بھی موثر ثابت ہوئی۔ اس ٹریڈ فیئر کا ذکر اخبار ٹروتھ کے 16 نومبر 1962ء کے پرچے میں شائع شدہ ہے۔

ڈاکٹر مبین الحق خان- فزیشن و ماہر امراض جلد

گلہڑ کی بیماری GRAVES DISEASE

انسانی جسم خدا تعالیٰ کی تخلیق کا عظیم شاہکار ہے۔ جہاں خالق کائنات نے انسان کو فعال اور صحت مند زندگی گزارنے کے لئے مختلف اعضاء مثلاً دماغ۔ دل۔ گردے۔ جگر وغیرہ۔ وہاں انسانی جسم کے ہر عضو کو فعال رکھنے اور جسم میں کیمیائی تبدیلیاں لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جسم کے اندر کچھ اجسام بنائے ہیں۔ جنہیں ہم غدود یا Glands کہتے ہیں۔ ان غدود سے نکلنے والی رطوبت جسم کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔ یہ غدود دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نالی والے غدود اور بے نالی کے غدود یعنی Ductless Glands بے نالی کے غدودوں کے مجموعہ کو Endocrine Glands کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی رطوبت جسے ہم ہارمونز Hormones کہتے ہیں نکالتے ہیں۔ جو خون میں شامل ہوتی رہتی ہے۔ ہارمونز کی جسم میں کمی بیشی بیماری کو جنم دیتی ہے۔

اس وقت جس بیماری کا تذکرہ مقصود ہے۔ اس کا تعلق اس غدود سے ہے جو ہماری گردن کے سامنے واقع ہے۔ اور جسے Thyroid Gland یا تھائیرائڈ گلینڈ کہتے ہیں۔ اس سے جو رطوبت یا ہارمون خارج ہوتا ہے۔ اسے تھائیرائڈ ہارمون کہتے ہیں۔ اس غدود کو ایک اور غدود جو کہ دماغ میں واقع ہے جسے Pituatery Gland کہتے ہیں۔ کنٹرول کرتا ہے۔

کسی بھی وجہ سے Thyroid Gland کی کارکردگی میں اضافہ Thyrotoxi Cosis کی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اسے Graves Disease کہتے ہیں۔ یہ بیماری مردوں کی نسبت خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ جس کا تناسب 8:1 ہے۔

اس بیماری کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ بیماری خاندان میں چلتی ہے۔ اس بیماری کی تشخیص اگر ابتدا میں ہو جائے۔ تو مریض خدا کے فضل سے جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر تشخیص نہ ہو سکے یا تاخیر سے ہو تو اس بیماری کے اثر سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن میں خاص طور پر دل کی حرکت کا بے ترتیب ہو جانا اور دل کا فیل ہو جانا قابل ذکر ہے۔

اس بیماری کی مندرجہ ذیل علامات ہو سکتی ہیں۔

1- اس بیماری میں بھوک بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مریض کا وزن مسلسل کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

2- بے چینی اور بے قراری حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

3- دل کی دھڑکن اور نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات نبض بے ترتیب ہو جاتی ہے۔

4- مریض کو گرمی بہت محسوس ہوتی ہے۔ اور پسینہ بہت آتا ہے۔

5- مریض کو عموماً اسہال کی تکلیف رہتی ہے۔

6- خواتین میں ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔

7- عموماً گلے کے سامنے ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے گلہڑ کہتے ہیں۔

8- مریض کو بے خوابی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

9- مریض کا جسم خصوصاً ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔

10- آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آتے ہیں۔ اور آنکھ کا سفید حصہ جسے Sclera کہتے ہیں بہت واضح ہو جاتا ہے۔

اس مرض کی تشخیص کے لئے چند ایک خون کے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ نیز اگر معالج محسوس کرے تو ECG یا دل کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد علاج تجویز ہوتا ہے۔ یہ بات مریض کے مفاد میں ہے۔ کہ اس بیماری کے سلسلے میں تشخیص اور علاج مستند ڈاکٹر سے کروایا جائے تاکہ مریض مزید پیچیدگیوں سے بچتے ہوئے جلد صحت یاب ہو سکے۔

اس مرض کا علاج عموماً ادویات سے ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات ادویات کے ساتھ آپریشن کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

میرے ڈسٹ بن میں پھینک دو۔ تمہارا دل بالکل نارمل دھڑک رہا ہے۔ معمولی تغیر و تبدل تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ بس بچوں کی اسپرین کی ایک گولی روزانہ کھا لیا کرو۔ تا تمہارا خون پتلا رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور میں ان کے کلینک سے گویا موت کے منہ سے باہر ہو کر نکلا۔ خدا کا شکر ادا کیا۔

لیکن "وہم" جو ذہن میں کہیں چور کی طرح چھپا بیٹھا ہے اپنے حملوں سے باز نہیں آ رہا۔ راہ چلتے چلتے خوف کو "وہم" حکم دیتا ہے کہ اس شخص کو اپنے میں مبتلا کر دو۔ اب نہ معلوم یہ "وہم" اور "خوف" کب مکمل طور پر پیچھا چھوڑیں گے۔ اس تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ "وہم" سے بڑھ کر اور کوئی بیماری نہیں۔ خدا دشمن کو بھی اس میں مبتلا نہ کرے۔ دعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

واپس آئے گا- اس وقت واپسی کا سوال بالکل عبث ہو گا- دیکھ لو عیسائیوں نے جب تبلیغ کی اسی رنگ میں کی- تاریخوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی حواری یا کوئی اور شخص علاقہ میں تبلیغ کے لئے گیا تو یہ نہیں ہوا کہ وہ واپس آگیا ہو- بلکہ ہم تاریخوں میں یہی پڑھتے ہیں کہ فلاں مبلغ کو فلاں جگہ پھانسی دے دی گئی اور فلاں مبلغ کو فلاں جگہ قید کر دیا گیا- ہمارے دوست اس بات پر خوش ہوا کرتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (جنہوں نے اللہ کی راہ میں) جان دی نے سلسلہ کے لئے اپنی جان کو قربان کر دیا- حالانکہ ایک عبداللطیف نہیں- جماعت کو زندہ کرنے کے لئے سینکڑوں عبداللطیف درکار ہیں جو مختلف ملکوں میں جائیں اور اپنی جانیں احمدیت (-) کے لئے قربان کر دیں- جب تک ہر ملک اور ہر علاقہ میں عبداللطیف پیدا نہیں ہو جاتے- اس وقت احمدیت کا رعب قائم نہیں ہو سکتا- جب سب لوگوں کو گھروں سے نکال کر ایک میدان میں قربانی کی آگ کے قریب کھڑا کر دیا جائے- تا جب پہلی قربانی دینے والے قربانی دیں تو ان کو دیکھ کر خود بخود آگ میں کودنا شروع کر دیں اور اسی ماحول کو پیدا کرنے کے لئے میں نے تحریک جدید جاری کی ہے-

یہ ارشاد حضرت صاحب نے خطبہ فرمودہ 27-نومبر 1942ء میں فرمایا-

بقیہ صفحہ 3

ہو گیا-

الغرض حضرت ملک صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بھی والہانہ رنگ اپنے اعمال میں رکھتے تھے- جن سے صاف عیاں ہوا کرتا تھا کہ آپ کسی (-) کی صحبت سے فیض یاب ہیں- جس طرح ہر چیز اپنا ایک ایک رنگ رکھتی ہے اسی طرح صحبت صالحین کا بھی ایک خاص رنگ ہوا کرتا ہے اور اس سے کہیں زیادہ پر اثر پر جذب رنگ (صحبت) (-) میں ہوتا ہے- اس کا اثر انسان کی حرکت و سکون پر گہرا پڑتا ہے- اور گاہے گاہے اس کے نقوش کا اثر دوسروں کو جذب کرنے کا اثر رکھتا ہے- اور ان کو بھی اس رنگ میں رنگین کر دیتا ہے- لہٰذا ہمارا فرض ہے اس رنگ کو اپنے اندر پیدا کریں- اور خدا کے دین کی استقامت پر ہمہ تن لگ جائیں- اے خدا تو ایسا ہی کر- آمین-

بقیہ صفحہ 4

مجھے یہاں آنا پڑا ایک پرچارک ہونے کی وجہ سے مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ مختلف قوموں میں باہمی اتحاد پیدا کرتی ہے اور خدائے واحد کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلاتی ہے اور دنیا میں انسانیت کی بھلائی چاہتی ہے- میری دلی خواہش ہے کہ خدا ان کو اپنے مشن میں کامیاب کرے تا لوگوں میں ایشور بھگتی اور پریم وپیار کا دور دورہ ہو- ص225

ان تاثرات کے علاوہ بہت سے اخبارات مثلاً ٹائمز- آزاد- فرنٹیئر میل- ریاست- شیر پنجاب اسٹیٹسمین دہلی- آریہ گزٹ کے تبصرے جن میں قادیان اور اہل قادیان کی خدمات کے متعلق خراج تحسین پیش کیا گیا ہے شامل اشاعت ہیں-

اس موضوع پر اسی نام کی ایک ضخیم کتاب ایک عرصہ قبل حضرت محمود احمد عرفانی صاحب نے شائع کی تھی- قادیان گائیڈ- مختصر تاریخ مرکز احمدیت بھی مفید اور معلوماتی کتب ہیں- استاد محترم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے رسالہ الفرقان (درویشان قادیان نمبر) میں بھی اس موضوع پر بہت عمدہ اور ضروری مواد موجود ہے-

بقیہ صفحہ 1

بادل جا رہا تھا اس طرف چل پڑا- یہاں تک کہ اس نے دیکھا کہ وہ بادل ایک نالے پر جا کر برسا ہے اور خوب برسا ہے- وہ اس نالے کے ساتھ ساتھ چل پڑا' دیکھا تو اسی نالے سے ایک شخص نے پانی نکال کر اپنے کھیتوں کی طرف رخ موڑا ہوا تھا- اس کو بادل سے جو آواز آئی اس میں اس کا نام بھی بتایا گیا تھا- اللہ کی طرف سے بادل کو حکم ملتا ہے کہ اے بادل میرے فلاں بندے کے کھیتوں میں جا کے برس- اس نے دیکھا تو اس نے اس سے پوچھا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے- اس نے وہی نام بتایا جو بادل کی آواز کے ساتھ اس نے سنا تھا اس پر اس نے کہا مجھ سے یہ عجیب واقعہ ہوا ہے تو کرتا کیا ہے- مجھے بتا تو سہی کہ تیرے وہ کون سے اعمال ہیں جو اللہ کو اتنے پسند آگئے ہیں کہ بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ جا اور میرے بندے کی خاطر برس- تو اس نے کہا کہ اب تم نے بات چھیڑ دی ہے بتا ہی دیا ہے قصہ تو اب سن لو کہ میرا دستور یہ ہے کہ جو کچھ بھی مجھے آمد ہوتی ہے میں اس کا 1/3 پہلے خدا کے لئے نکال دیتا ہوں پھر 1/3 کھیتی کا حق ادا کرنے کے لئے تاکہ آئندہ فصل کے لئے جو ضروریات ہیں وہ پوری کروں الگ کر دیتا ہوں- پھر جو 1/3 بچتا ہے وہ اپنے اہل وعیال پر' دوستوں پر اپنی دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے خرچ کرتا ہوں- بس اتنا سا میرا کام ہے اور اللہ کو یہی بات پسند آگئی ہے-

اس سے آپ کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ ہم نے جو نظام جماعت میں آپ دیکھتے ہیں کہ 1/3 تک وصیت کی اجازت ہے زیادہ کی نہیں یہ ایک مستقل آسمانی ہدایت ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے جو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے 1/3 کی شرط لگائی ہے- 1/10 وصیت میں کم سے کم اور 1/3 زیادہ سے زیادہ- لیکن 1/3 ہو یا 1/10 ہو اگر اللہ کی محبت کی خاطر خرچ کریں گے اور باقاعدہ نیت باندھیں کہ میں اپنے اللہ کو راضی کروں گا جو کچھ اللہ کا ہے وہ آپ کا ہو جایا کرتا ہے- خدا کی کائنات آپ کی خاطر مسخر کر دی جاتی ہے- اور اسی کی یہ مثال ہے کہ جو میں نے حدیث کی صورت میں آپ کے سامنے رکھی ہے-

(از خطبہ 25-اگست 1995ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز مکرم شفیق احمد شاہد صاحب ابن مکرم حفیظ احمد شوکت صاحب دار الرحمان کالونی ربوہ کا مورخہ 96-4-16 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن ہوا ہے- احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم محمد منشاء صاحب مقیم برطانیہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں- ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

داخلہ

○ مختلف کورسز میں داخلہ لینے کے خواہش مند ان اخبارات کا مطالعہ کرتے رہیں جنہیں ادارے یا حکومت اعلانات بھجواتے رہتے ہیں- اپنے اپنے علاقوں کے اخبارات کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں نظارت تعلیم ربوہ سے بھی خط و کتابت مفید ثابت ہو سکتی ہے-

(ادارہ)

داخلہ ایم اے اطلاقی مطالعہ جرائم

○ انسٹی ٹیوٹ سیلف فنانس کی بنیاد پر 2 سالہ ایم اے (ایوننگ) پروگرام کا آغاز کر رہا ہے- داخلہ فارم وغیرہ UBL کراچی یونیورسٹی برانچ سے 21- اپریل تا 27- اپریل 96ء مبلغ =/350 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں- مکمل فارم انہی تاریخوں کے دوران دفتری اوقات میں وصول کئے جائیں گے-

اہلیت- صرف وہ امیدوار درخواست دینے کے اہل ہیں جو کم از کم سیکنڈ کلاس میں بی اے / بی ایس سی / بی کام ہوں-

○ یونیورسٹی آف کراچی مندرجہ ذیل مضامین میں دو سالہ ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- یہ تمام پروگرامز ایوننگ کلاسز کی صورت میں ہونگے-

1- اکنامکس- 2- انگریزی 3- ٹرانسپورٹ مینیجمنٹ 4- کیمیکل ٹیکنالوجی 5- Fisheries 6- کیمسٹری 7- انشورنس 8- بزنس اور صنعتی ریاضی

یہ تمام مضامین سیلف فنانس کی بیناد پر آفر کئے گئے ہیں- داخلہ فارم- /350 روپے کے عوض گیٹ نمبر1 یونیورسٹی آف کراچی سے 96-4-22 تا 96-4-27 کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں-

اعلان داخلہ بی ایڈ کلاس

گورنمنٹ ایجوکیشن کالج

برائے خواتین لاہور

○ داخلہ فارم 15- اپریل سے 5- مئی 96ء تک حاصل کئے جا سکتے ہیں- بذریعہ ڈاک منگوانے کی صورت میں مبلغ- /400 روپے کا منی آرڈر بمعہ مکمل پتہ ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں-

ایڈریس- پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (خواتین) بالمقابل ایم اے او کالج لاہور داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-5-5 مقرر ہے- فوٹو کاپی اور نامکمل فارم مسترد کر دیئے جائیں گے-

مخصوص نشست کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے والی امیدوار فارم کے پہلے صفحہ پر مخصوص جگہ (خصوصی کوٹہ برائے............) پر سرخ سیاہی سے مخصوص نشست کا اندراج کریں- بصرت دیگر ان کو مخصوص نشست کے لئے شمار نہیں کیا جائے گا-

(نظارت تعلیم)

داخلہ داؤد کالج آف انجینئرنگ

اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

○ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل شاخوں میں B.Sc انجینئرنگ فرسٹ ایر میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- کیمیکل 2- الیکٹرانکس 3- میٹالرجیکل اینڈ انڈسٹریل انجینئرنگ 4- آرکیٹیکچر اینڈ پلاننگ

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف کو گزشتہ روز رہا کر دیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں اڈیالہ جیل کے باہر ایک بڑا ہجوم ان کا منتظر تھا۔ ان کو جیل سے اسلام آباد ائرپورٹ لے جایا گیا جہاں سے وہ لاہور روانہ ہوئے۔ لاہور میں ائرپورٹ پر ایک بڑے ہجوم نے ان کا استقبال کیا۔ راولپنڈی میں جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جلوس نے اڈیالہ جیل کا بیرونی دروازہ توڑ دیا۔ کارکن جیل کے اندر جاکر شہباز شریف کو لانا چاہتے تھے۔ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ شہباز شریف کے جلوس کا استقبال کرنے والوں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ ان کی رہائی سے اپوزیشن کی گرد ہنگ ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

○ ایک امریکی ماہر نے بتایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ چھڑنے کا خدشہ ہے۔ بے نظیر بھٹو نے ایٹمی سائنسدانوں کو الرٹ کر دیا ہے۔ بھارت کو خوف ہے کہ پاکستان اور چین اس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ چھوٹے میزائیل بنائے جا رہے ہیں۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ وفاقی کابینہ میں توسیع اور ردوبدل آئندہ ہفتے ہوگی۔

○ لاہور سے کراچی جانے والی نان سٹاپ ائرکنڈیشنڈ کراچی ایکسپریس کو تباہ کرنے کی سازش ناکام بنادی گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمل نہ کرکے بے نظیر بھٹو غداری کی مرتکب ہوئی ہیں اور حکمرانی کا حق کھو بیٹھی ہیں۔ حکومت نے عدلیہ میں ہارس ٹریڈنگ کے بعد اب ججوں کے بازو مروڑنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میری اطلاع کے مطابق سندھ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد پر دباؤ ڈال کر انہیں سپریم کورٹ کے جج کے طور پر حلف اٹھانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو (سی بی آر) نے پیپلز پارٹی لاہور کے صدر مسٹر خالد گھرکی کو انکم ٹیکس وصولی کا ٹھیکہ دینے کا حکومتی فیصلہ مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ قانون میں کسی پرائیویٹ شخص کو انکم ٹیکس وصولی کا ٹھیکہ دینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ کام محصول چونگی یا کسی اور ادارے کے روزانہ کام پر سرچارج وصول کرنے سے مختلف ہے۔ پارلیمنٹ کے ذریعے ترمیم کے بغیر اس فیصلے پر عمل درآمد ممکن نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کے تاجروں نے بھی پرائیویٹ شخص کو ٹھیکہ دینے کی مخالفت کی ہے۔

○ مسٹر شہباز شریف کی رہائی کے موقع پر ان کے بھائی مسٹر نواز شریف جیل نہیں گئے۔ انہوں نے موبائل فون پر اپنے بھائی کو مبارک باد دی۔

○ اسلام آباد میں آرمی ایوی ایشن کے ایک ہیلی کاپٹر کا دروازہ ٹوٹ کر گر جانے سے ایک حوالدار نیچے گر کر ہلاک ہو گیا۔

○ کلرکوں نے ملک گیر احتجاج اور ہڑتال شروع کر دی ہے۔ دفاتر کو تالے لگا دیئے گئے۔ دفاتر کے احاطوں میں دھرنا دیا گیا۔ افسران آئے اور کھسک گئے۔

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ اکثر صنعت کار ٹیکس چور ہیں۔ ان سے فکسڈ ٹیکس کی سہولت واپس لی جا رہی ہے۔ تاجر جعلی گوشوارے جمع کراتے ہیں۔ حکومت نے ٹیکس کی وصولی کے لئے جدید سسٹم نافذ کر دیا ہے۔

○ پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین حامد خان نے کہا ہے بار کونسل متنازعہ ججوں کے حق میں سفارش دینے پر چیف جسٹس کی نگرانی کرے گی۔ دوستی رشتہ داری' سفارش یا اثر رسوخ کو پیش نظر رکھا گیا تو پاکستان بار کونسل خاموش نہیں رہے گی۔ چیف جسٹس اہلیت نہ رکھنے والے ججوں سے استعفیٰ طلب کریں پاک پتن میں وکالت کرنے والے فارغ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مستقل چیف جسٹسوں سے توقع ہے کہ وہ صرف اہل ججوں کی سفارش کریں گے۔ متنازعہ ججوں کی سفارش نہیں کی جائے گی۔

○ ماضی کے دو بڑے اور شدید ترین حریفوں ایم کیو ایم اور جماعت اسلامی نے حکومت کے خلاف مشترکہ جدوجہد کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ یہ بات اس وقت ممکن ہوئی جب ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے جماعت اسلامی کی پیشکش کو قبول کر لیا۔ الطاف حسین نے کہا کہ ماضی کی تلخیاں بھلا دیں اور ریاستی دہشت گردی کے خلاف اجتماعی حکمت عملی اپنائیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ روٹی کپڑا اور مکان سے بھی بڑھ کر عوام کو تعلیم کی ضرورت ہے۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے پاکستان کی طرف سے ایٹمی سرگرمیاں محدود رکھنے کی یقین دہانی پر پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ فوجی سامان فراہم کر دیا جائے گا۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ شہباز شریف کی رہائی سے انتقامی کارروائی اور عدلیہ کی جانبداری کے الزامات غلط ثابت ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن کا فرض ہے کہ وہ گمراہ کن پروپیگنڈے پر معافی مانگے۔ انہوں نے کہا کہ شہباز شریف کی رہائی سے پنجاب کے سیٹ اپ میں کوئی تبدیلی رونما ہونے کا تاثر غلط ہے۔

○ مزدور تنظیم پاکستان ورکرز فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ 15- مئی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منائے گی۔ حکومت نے وعدے کے باوجود ترقی پسندانہ لیبر پالیسی کا اعلان نہیں کیا۔

○ پہلی بار ایک سیاسی مسئلے پر جماعت اسلامی اور ایم کیو ایم کے حقیقی گروپ نے بھی ایم کیو ایم کی طرف سے کی جانے والی ہڑتال کی اپیل کی حمایت کر دی ہے۔ یہ ہڑتال ایم کیو ایم نے سندھ لوکل گورنمنٹ ترمیمی بل کی منظوری کے خلاف کی ہے۔ اس بل کے تحت بلدیاتی اداروں کے اختیارات محدود کر دیئے گئے ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں ہر ماہ دور دراز علاقوں کے دو پرائمری سکولوں کا اچانک دورہ کیا کروں گا۔ وزیراعظم' گورنر' اور وزرائے اعلیٰ بھی ہر ماہ کم از کم دو پرائمری سکولوں کا دورہ کیا کریں۔

○ سینٹ کے اجلاس میں ہنگامہ آرائی ہو گئی۔ ایک دوسرے پر کرپشن اور لوٹ مار کے الزامات عائد کئے گئے۔ پیپلز پارٹی کے شفقت محمود کی طرف سے مسلم لیگ کے وکیل کے عدالت میں ریمارکس پر اظہار افسوس کرنے پر ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی دونوں طرف سے سینیٹر صاحبان کھڑے ہو گئے۔ اپوزیشن کے عبدالرحیم مندوخیل اور سردار بشیر ترین نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے حکومت پر کرپشن لوٹ مار اور توہین عدالت کے الزامات لگائے۔ تو وفاقی وزیر مملکت رضا ربانی کو غصہ آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاتھ ان کی طرح گندے نہیں ہیں۔ ہم نے ان کی طرح سب کچھ بیچ کر نہیں کھایا۔ ماڈل ٹاؤن میں بیٹھ کر ایم او یو زپر دستخط نہیں کئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سینئر ججوں نے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان سے کہا ہے کہ وہ موجودہ دور میں مقرر کئے گئے صرف ان ججوں کے تقرر کو باقاعدہ بنانے کی سفارش کریں جن کی کارکردگی اچھی ہو اور ان کے فیصلے معیار پر پورے اتریں۔ سینئر جج صاحبان نے فاضل چیف جسٹس سے ملاقات کرکے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے سے متاثر ہونے والے ہائی کورٹ کے ججوں کی کارکردگی کے بارے میں بھی گفتگو کی۔

○ اپوزیشن کی پارلیمانی پارٹی نے کہا ہے کہ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی تقرری آئین اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے منافی ہے۔

○ کراچی میں ایک پولیس مقابلہ میں چار ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے ارکان کو دو دو کنال کے پلاٹ الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ محکمہ بلدیات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ارکان اسمبلی کے حلقوں کی حدود میں سرکاری اراضی تلاش کریں۔

○ کرکٹ کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ میں اپنی سیاسی قوت کا جائزہ لینے کے بعد انتخابات میں حصہ لوں گا۔

○ سعودی عرب نے لیبیا کے طیارے کو عازمین حج سمیت جدہ سے واپس بھیج دیا ہے۔ کیونکہ اقوام متحدہ کے تحت ایسی پروازوں کی اجازت نہیں۔

اقصیٰ روڈ
پاک گولڈسمتھ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

خوشخبری
سیل۔ سیل ــ لوٹ سیل
جاپانی برقعوں کی سیل کے آخری دس دن
اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں
اکبر احمد فون: 686
مکان 32/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر
نزد کوٹھی سر محمد ظفراللہ خانصاحب

جڑی بوٹیوں سے تیار بالوں کی قدرتی غذا
عزیز ہیئر آئیل
بالوں میں چمک مہک خوبصورتی اور مضبوطی پیدا کرکے بالوں کو بڑھاتا، گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
قیمت =/65

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21 - ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
یونانی سیلکوریا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264534 فیکس: 0431-218826

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534